Registered

No. L. 99

نمبر (۵)

مطبوعہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ

جلد (۳)

گلدستۂ اخبار

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ایچ جے ویری صاحب ٹوبی ٹوبی ایک شہر [illegible]
پادری [illegible] صاحب [illegible] فرش [illegible] صاحب [illegible]
پادری [illegible] صاحب پادری [illegible] صاحب
پادری [illegible] صاحب پادری [illegible] صاحب
پادری [illegible] صاحب پادری [illegible] صاحب
پادری [illegible] صاحب پادری [illegible] صاحب

جنگ ٹرنسوال - جنرل بولر نے ۵ جنوری کو دریائے ٹوگیلا عبور کر کے لیڈی سمتھ کی جانب پیش قدمی کی۔ بحری توپوں نے ۶ بجے صبح کے گولہ باری شروع کی اور ۳ بٹالین نے طرح دیگر دوسری طرف سے حملہ کیا۔ ۹ بجے کے قریب بوئروں کے گولے بھاری پیادہ فوج میں پڑنے لگے ایک دفعہ تو پیادہ فوج ہٹ آئی لیکن پھر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھا کر کوہستان بریکینوجین کے ایک بلند ٹیلا کو فتح کر لیا۔ ۷ جنوری کو بوئروں نے اس مقام کے واپس لینے کی سخت کوشش کی اور برٹش فوج ٹوگیلا عبور کر کے واپس آگئی اس جنگ میں ۲ افسر قتل پندرہ زخمی اور ۲۰ سپاہی قتل اور زخمی ہوئے۔ جنرل [illegible] کی فوج کلو سبرگ میں پہنچی۔ پیادہ فوج نے دریا کے دونوں کناروں پر قابض ہو کر وزیر دست کمانڈوں کا بوئروں کی فوج سے ملنے کا راستہ کاٹ دیا۔ لارڈ رابرٹس اور لارڈ کچنر کیپ ٹون سے روانہ ہو گئے۔ لیکن یہ نہیں معلوم کہ کدھر کو۔

سر [illegible] وم میں جنرل گیٹکر نے جنگ کی۔ پانچ قتل ہوئے۔ مسٹر [illegible] نے ہاوس آف کامنس میں فرمایا کہ علیحدہ فوج کے ۷ بٹالین اور ... سو جوان کیپ کو اور بھیجے جائینگے ؛

اخبار ٹائمز نے بھی لکھا اور دیگر اخبارات نے بھی اس کی تصدیق کیا کہ بوئروں کے پاس سامان جنگ۔ توپ۔ گولہ۔ بارود۔ حتی کہ فوجی سپاہی اور افسر تبدیل لباس کر کے برابر پہنچ رہے ہیں۔ یہ تمام سامان ڈیلاگو آبے کے راستہ سے جا رہا ہے۔ برٹش سفیر سرایڈمنڈ مانسن صاحب خفا ہو کر اپنی ہی مرضی سے حدود فرانس سے باہر چلے آئے۔ برٹش گورنمنٹ کی اس میں کچھ تحریک نہیں تھی برٹش سفیر کا خیال تھا کہ فرانس میں رہنے سے معاملات بجائے سلجھنے کے اور الجھ جائیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا ارادہ اُن کو واپس بلانے کا بالکل نہیں ہے۔ رہیگا تو یہی سفیر رہیگا ورنہ تعلقات ختم۔ ایک بوئر مراسلت سے ظاہر ہوا ہے کہ ۵ و ۶ جنوری کو لیڈی سمتھ پر بھیجر گولہ باری ہوئی۔ امریکہ کی فوج قوم میں بوئروں کی طرفداری کا فیلنگ بڑھتا جاتا ہے۔ یہہ حال دیکھ کر مسٹر اگر صاحب امریکن وزیر جنگ نے نیویارک سے ایک پیغام بنام قوم نافذ کیا ہے اور اس میں بوئروں کی طرفداری کے فیلنگ پر صدق دل سے افسوس کیا ہے اور برٹش گورنمنٹ کی ان خدمات کو موثر طور پر یاد دلاتے ہیں جو جنگ سپین کے ایام میں انجام دیں تھیں اور انہیں خدمات کی وجہ سے امریکہ اس جنگ میں بآسانی کامیاب ہوا تھا۔ اس احسان کو یاد دلا کر مسٹر اگر قوم کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس موقعہ پر اس احسان کو فراموش نہ کرنا چاہئے اور برٹانیہ کے دشمنوں کو اپنا دوست نہیں سمجھنا چاہئے ؛

فوج برٹش کو یہ سمجھاتی لیکن درستہ حملہ [illegible] جنرل بولر نے سوچ سمجھ کر واپس آنا قرار دیا ؛

تار برقیات

بوئر کمبرلی پر بدستور گولے مار رہے ہیں۔ لارڈ واچیٹ [illegible] میں بے رونق افسردہ ہو گئے۔ فوج نے جب [illegible] سے استقبال کیا۔ [illegible] کے کیمپ کا معائنہ [illegible] ۱۱ فروری کو لنڈن سے خبر آئی کہ کولسبرگ کے گرد جو دو قلعہ باری برابر ہو رہی ہے۔ **منچسٹر** پورٹ نام جہاز [illegible] کیپ ٹون پہنچا۔ **جنرل** [illegible] نے [illegible] سے [illegible] بوئروں نے دوبارہ حملہ کیا۔ برٹش فوج نے [illegible] جواب دیئے اور مقام پر قبضہ قائم رکھا اور برٹش نقصان بہت قلیل ہوا۔ ۱۲ فروری کو لنڈن سے خبر آئی کمبرلی میں بوئروں کی فوج بہت [illegible] ہو رہی [illegible] کی طرف موجود بنا رہے ہیں اور میفکنگ سے توپیں لیکر آئے ہیں۔ **جنرل** بولر کے [illegible] ہونے کی اصل وجہ یہ تھا۔ [illegible] نے ۱۲ بھاری توپیں [illegible] موقعہ پر [illegible] ہیں اس طور پر کہ [illegible] اور غضب کی [illegible] بہت جا رہا ہے۔ بوئروں کی عظیم توپیں سو پونڈ کے گولوں کی [illegible] پر [illegible] فوج کا بہت نقصان کیا۔ ۴ جنوری کی رات کو [illegible] لیڈی سمتھ نے قریبی [illegible] کی طرف [illegible] نکالنے کی کوشش کی۔ نتیجہ معلوم نہیں ہوا۔ کولسبرگ میں بوئر ایک نیم دائرہ کی صورت میں ہیں اور برٹش مقام کے [illegible] [illegible] پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ ۹ جنوری کو [illegible] سپاہی کولسبرگ میں دیکھ بھال کرتے ہوئے بوئروں کی جماعت سے دوچار ہو گئے۔ بوئروں کی تعداد بھاری تھی۔ [illegible] [illegible] کے لئے [illegible] ایک کا [illegible] لارڈ [illegible] نے جنرل [illegible] کیمپ کو واپس [illegible] **جنرل** [illegible] کولسبرگ میں [illegible] لیکن [illegible] [illegible] اخبار [illegible] کو جنرل [illegible] میں [illegible] بوئروں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] **فوجی** اخراجات کے لئے ۱۳ ملین منظور کیا جاوئیگا [illegible] قریب ہو۔ ایک [illegible] سپاہی [illegible] اور پھر برٹش [illegible] فوج کی تعداد [illegible] ۵۲ ہزار [illegible] [illegible] معاہدہ [illegible] سرایڈمنڈ مانسن برٹش سفیر پیرس خفا ہو کر [illegible] فرانس سے چلے آئے۔ [illegible] معاملات بجائے سلجھنے کے الجھ جائے۔ جرمن توپ [illegible] کی [illegible] بوئروں کے پاس سامان جنگ [illegible] ؛

برحق خدا

دوسرا حصہ

مسیحی دین کی تعلیم کی بنیاد تو یہی ہے کہ خدا ایک ہے یعنی الٰہی ذات انسانی ذات کی طرح افراد میں منقسم نہیں۔ نہ افراد میں اس کی حقیقت نظر آتی ہے۔ یہہ واحد وجود کی ذات ہے جو فرد بھی ہے اور نوع بھی ہے۔ وہ الٰہی ہستی کے گروہ میں ایسے معنوں میں واحد ہے کہ الوہیت کے دوسرے دعوی کرنے والے یا تو خامیانہ طور سے خدا کہلائیں گے یا مجازی طور سے۔ مثلاً قاضی لوگ الوہیم یا الٰہ کہلاتے ہیں ॥

علاوہ ازیں مقدس نوشتوں میں اس تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ ازلی واحد خدا ہم سے بے حد عظیم نیک اور مقدس ہے۔ ازل سے خدا تو جانتا ہے کہ میں ایسا ہوں اور وہ اپنا جلال دوسرے کو نہیں دے سکتا اور نہ وہ یہہ بات پسند کر سکتا ہے کہ کوئی مخلوق اس کی خلافت پر ترجیح یا محبت کو ذرا سا بھی کم کرے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا منظور کرے تو وہ خدا نہیں رہ سکتا۔ چونکہ اس نے سب موجودات کو اپنے لئے بنایا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ نہ خود خوشنامہ حسد سے بلکہ ازلی راستی سے اُن کا راست تعلق اس سے رہے اور جہاں تک شخص آزاد رضیاں اس کی موجودات میں ہیں اگر وہ اس سے راست تعلق رکھتی ہوں تو ان سے وہ یہہ چاہتا ہے کہ اس کی مرضی چاہیں سب سے بڑھکر اس کی تعریف کریں۔ اسکی پرستش اور اس سے محبت کرتے رہیں اور ہر بات میں یہہ مانیں کہ ہم مخلوق ہیں اور وہ خالق ہے ॥

یہہ ضرور ہے کہ شخص وجود خدا کے ذریعے خدا میں اور خدا کے لئے زندگی بسر کریں۔ وہ ایسی پرستش اور محبت کا حق دار ہے اور وہی محبت و پرستش کے لائق ہے۔ مخلوقات جو اس طرح سے اس سے متعلق ہے وہ اسے جلال بخشتا ہے اور برکت دیتا ہے۔ جن حقیقی مومنین کا ذکر بیبل میں ہے ان کا روحانی تجربہ اس کا شاہد ہے کہ اُن کے لئے اس اعلیٰ ہستی کی اطاعت اپنی مرضی اور سمجھ اور محبت سے کرنا نہایت سعادت مندی کا کام ہے۔ وہ ایسی خوشی ہے جو بیان سے باہر ہے اور جس سے ہم اس کی بڑی عظمت کے لئے اس کا شکر کیجیئے ہیں اور اس عظمت میں اس کے سارے قابل تعظیم طریقوں کی حقیقی علت غائی چھپاتے ہیں ॥

لیکن مقدس نوشتوں میں ایک اور بات بھی نظر آتی ہے۔ ساری کتاب میں جیسا کہ ذکر ہوا خدا کے واحد کا ذکر ہے جو ہم سے محبت اور پرستش چاہتا ہے اور ہماری محبت اور پرستش کا موضوع ہے۔ اس کے واحد ہونے کا دعویٰ بہت تاکید سے مذکور ہے۔ تو بھی مقدس نوشتوں میں ایک سے زیادہ شخص وجودوں کا ذکر ہے جن سے اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنی اور جن کی پرستش کرنی ضرور ہے۔ فرضیکہ ان کو خدا بھی سمجھنا ضرور ہے۔ اب ان دونوں امور پر خوب غور کرو اور ان کا مقابلہ کرو اور ان دونوں کو ملاؤ۔ ان کا اتفاق مقدس نوشتے کے صحیح مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دونوں امور ضروری ہیں کیونکہ اگر دوسرا امر پہلے سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تو دوسرے کی شہادت کمزور ہو جائیگی کیونکہ پہلا امر بھی نہیں مطلقاً منع کرتا ہے کہ ہم دوسرے امر میں کثرت الالہ کو دخل نہ دیں اور نہ یہہ سمجھیں کہ نوشتوں میں دو شخصوں کو جو حقیقتاً خدا نہیں ہیں چند الٰہی صفات سپرد کی گئی ہیں کیونکہ ان کی محبت اور پرستش کے بارہ میں جو الفاظ مذکورہ بالا نوشتوں میں منقول ہوتے ہیں وہ ہرگز جائز اور روا نہ ہوتے اگر وہ حقیقی خدا نہ ہوتے۔

جس خدا کا ذکر مقدس نوشتوں میں ہے وہ واحد وجود ہے۔ البتہ آدمیوں میں آدمی بھی ذات مشترک رکھنے سے واحد ہے لیکن خدا اس سے بھی زیادہ عمیق معنوں میں واحد ہے۔ الوہیت کی وحدت بالکل لاثانی ہے اور اس سے ایسی ازلی ذات مراد ہے جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔ پہلے اس کا ازلی سبب اس میں ہے۔ یہہ ازلی ذات جو ازلی واحد ہے چونکہ ازلاً و ابداً تو وہ صرف ہستی بلکہ محبت بھی ہے اس واسطے اس میں ضرورت ہے کچھ بڑھکر بھی ہے۔ یعنی تعلق۔ ایک طرح سے واحد اور ایک طرح سے تین۔ تین ارادے یا فاعل یا شخص جو ہمیشہ متفق ہیں۔ اشخاص ان معنوں میں کہ وہ باہمی علم ارادہ اور محبت رکھتے ہیں ॥

یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ باری تعالیٰ کی ذات و صفات انسان خاکی بنیان کی عقل کی پہنچ سے باہر ہے۔ خالق کی پہچان مخلوق کے عقل و اندازہ سے باہر ہے۔ چنانچہ ایوب کی کتاب میں لکھا ہے کہ کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا بھید پا سکتا یا قادر مطلق کے کمال کو پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو آسمان سا اونچا ہے۔ تو کیا کر سکتا ہے ؟ پاتال سے نیچا ہے تو کیا جان سکتا ہے ؟ اور اسی طرح سے رومیوں کو پولوس رسول لکھتا ہے کہ واہ خدا کی دولت و حکمت اور دانش کی کیسی گہرائی ہے۔ اس کی عدالتیں دریافت سے کیا ہی پرے اور اس کی راہیں پہنچنے سے کیا ہی دور ہیں ؟ کیونکہ کس نے خداوند کی عقل کو جانا ہے یا کون اس کا صلاح کار ہوا ؟ یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہے کہ پھر دیا جائیگا ؟ کیونکہ اسی سے اور اسی کے سبب اور اسی کے لئے ساری چیزیں ہوئی ہیں۔ نیز سب لوگ مانتے ہیں کہ خدا غیر محدود ہے تو محدود خلقت کے لئے گنجائش کہاں ؟ اور فی الحقیقت غیر محدود اور محدود کے تعلق کے بیان میں تمام فیلسوف عاری ہیں تو بھی وہ مانتے ہیں کہ دونوں اپنے محدود اور غیر محدود ہیں ॥

اسی طرح سے جو اعتراض مسیحی دین پر کیا جاتا ہے کہ

کلام اللہ کا مسیح ہونا عقل کے برخلاف ہو بالکل بیجا ہے کیونکہ اگرچہ ہم اپنی طاقت و کوشش سے خدا تک پہنچ نہیں سکتے تو بھی جس طرح سے اس نے خلقت کو خلق کیا اسی طرح سے عقل کے خلاف نہیں کہ وہ اپنے تئیں ہم پر منکشف کرے۔ اور منکشف کرنے کا وسیلہ کلام اللہ کہلاتا ہے جیسا کہ یوحنا رسول لکھتا ہے کہ "خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا (یعنی کلام اللہ مسیح) ہے اسی نے اس کو بتایا" اور یہ بھی لکھا ہے کہ "اس زندگی کے کلام کی بابت جو شروع سے تھا جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اور غور کیا اور ہمارے ہاتھوں نے چھوا۔ کیونکہ وہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور ہم گواہی دیتے ہیں۔ اور اس ابدی زندگی کی خبر تم کو دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ شراکت رکھو۔ اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ اور یہ باتیں ہم تمہیں اس واسطے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پوری ہو جائے۔ اور وہ خبر جو ہم نے اس سے سنی اور تمہیں دیتے ہیں سو یہ ہے کہ خدا نور ہے اور اس میں تاریکی ذرا بھی نہیں۔ اگر ہم کہیں کہ ہماری اس کے ساتھ شراکت ہے اور پھر تاریکی میں چلتے ہیں تو جھوٹ بولتے اور سچ پر عمل نہیں کرتے۔ پر اگر ہم اس میں چلیں جس طرح وہ نور ہے تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کا خون ہم کو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے"۔

مانچسٹر میں ایک لیڈی بنام مسز جونس نے جس کی عمر ۸۰ سال کی تھی ابھی حال میں وفات پائی ہے۔ لیڈی مذکور تینتیس بچوں کی ماں تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کو ایک اخبار کی طرف سے اس لئے ایک انعام ملا تھا کہ وہ سلطنت ممالک متحدہ میں سب سے بڑے کنبے کی ماں تھی۔

بقیہ

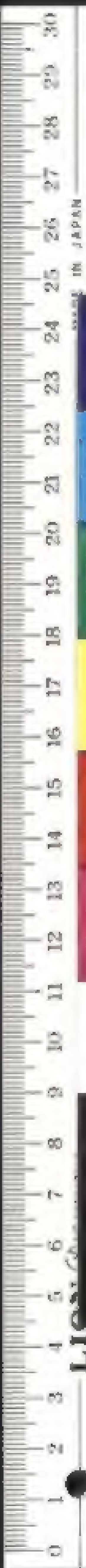
اثبات ناطق

مثلاً ایوب کی کتاب کے باب ۲۶ اور آیت ۷، ۱۰ باب ۳۸ آیت ۸ میں جو کچھ سمندر اور زمین کی بابت لکھا وہ لفظ بہ لفظ زمانہ حال کے علم ہیئت کی تحقیقات کے مطابق ہے۔ مذکورہ بالا آیات میں تین خاص باتوں کا بیان ہے مثلاً زمین و سمندر و صبح کاذب۔ اور جو کچھ کہ ان مذکورۃ الصدر مضمون پرانی آیتوں میں مندرج ہوا اس زمانہ میں کسی کو گمان بھی نہ تھا سوا اس کے کہ جو کچھ غیر ملہم فلسفوں میں جو آج تک مشہور ہے کہ زمین کسی خاص جانور یا چیز پر ساکت ہے لیکن بائبل میں تو زمانہ حال کی تحقیقات کے بموجب لکھا ہوا ہے کہ زمین سیاروں کی قوت کشش سے ٹھہری ہوئی ہے اور سمندر کے پانیوں کی خدا نے حدیں ٹھہرائیں تاکہ زمین کو غرق نہ کریں اور صبح کاذب کا ایک مقرری وقت ٹھہرایا جس میں آج تک ایک لمحہ کا بھی فرق نہیں پڑتا اور بالکل علم ہیئت کے مطابق ہے۔

یرمیاہ نبی کے باب ۳۳ اور آیت ۲۲ میں لکھا ہے کہ آسمانوں کا لشکر گننے میں نہیں آتا اور سمندر کی ریت ناپی نہیں جاتی۔ یہ ستاروں کے دریافت حال کے معلومات کا نتیجہ ہے۔

مسیح سے پیشتر ڈیڑھ سو برس ہپارچس نامی (Hipparchus) منجم نے بیان کیا کہ کل ستاروں کا شمار ۱۰۲۲ اور پٹالومی نامی (Ptolemy) اسی صدی کے شروع میں کہتا ہے کہ ستارے کل ۱۰۲۶ ہیں کیونکہ خوب شفاف شب میں صرف آنکھ سے بغیر کسی آلہ کی مدد کے ہم صرف ۱۱۰۰ ستاروں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور اگر بالفرض تمام کرہ کو دیکھ سکنے کو ۳۰۰۰ نظر آتے۔ تین صدی سے کم گذرا ہے جبکہ گلیلیو Galileo نے دوربین یعنی telescope کو ایجاد کیا تب لوگوں نے معلوم کیا کہ فی الحقیقت یرمیاہ نبی نے درست لکھا ہے کہ ستارے سمندر کی ریت کی مانند شمار میں نہیں آسکتے۔ جب لارڈ روس صاحب Rosse نے اپنے مشہور و معروف دوربین کو لگا کر دیکھا تو معلوم کیا کہ جو ستارے دیکھنے میں آسکتے ہیں تقریباً چار کروڑ کے ہیں اور بڑے مشہور عالم ہرشل Herschel نے ان کو یوں تشبیہ دی ہے کہ یہ ستارے آسمان کی سیاہ زمین پر مثل مخملی ریزوں کے چمکتے ہیں۔

دوم جب علم معدنیات Geology کے محققوں نے زمین اور نیز پتھروں اور چٹانوں کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان کو بنانے میں ہزارہا برس کی ضرورت ہوئی ہو گی اور موسیٰ کے اس بیان پر کہ خدا نے دنیا کو ۶ دن میں بنایا ایک قہقہہ مارا۔ بہت لوگوں نے جب دیکھا کہ سائنس یعنی علم ہیئت بائبل کے خلاف معلوم ہوتا ہے تو بہت ہی بیزار ہوئے اور مثل ایک برہمن کے جس نے جب خوردبین میں ایک بوند پانی میں بہت سے کیڑے دیکھے تو بیزار ہو کر خوردبین کو پٹک دیا۔ اسی طرح وہ لوگ بھی علم ہیئت سے بیزار ہوئے اور اس کو ترک کرنا چاہا۔ لیکن بائبل اس سچائی کے خلاف نہیں اور نہ چاہتی ہے کہ لوگ علم ہیئت کو قطعی ترک کر دیں کیونکہ اگر خود صداقت صداقت کے خلاف ہو تو کیونکر اس کی حکومت رواج پا سکتی ہے۔ خلقت کے بیان میں جو کچھ کہ موسیٰ نے تحریر فرمایا سائنس سے پوری مشابہت رکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے خلقت کو پیدا کیا اسی نے یہ کتاب بھی لکھوائی ہے۔



اول خلقت کی ترتیب سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ایک گہراؤ ہے اور بخارات ایسے شدت سے اُڑتے ہیں کہ روشنی خلل پاکے تمام زمین پر تاریکی چھا رہی ہے۔ یونہی موسیٰ نے بھی بیان کیا کہ دنیا سنسان اور ویران تھی اور اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ روشنی پہلے نہ تھی مگر زندگی تھی اور ایسا ہی موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخارات اٹھتے اٹھتے آسمان پر بادل جمع ہو گئے اور یوں زمین کے پانی اور آسمان کے پانی سے جدا کیا گیا۔ موسیٰ بھی یہی بات بیان کرتے ہیں۔ سائنس سے معلوم ہوا ہے کہ خلقت میں سے سب سے آخری مخلوق انسان تھا موسیٰ کا بیان بھی ویسا ہی ہے۔

سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے روشنی کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ کامیکل Chemical روشنی تھی ویسا ہی موسیٰ کے بیان میں روشنی کے ایجاد کے تین دن بعد آفتاب ظاہر ہوا اور موسیٰ کی کتاب سائنس سے ۳۰۰۰ برس پیشتر لکھی جا چکی تھی تاہم ایسی صحیح اور درست اور آسان عام فہم لفظوں میں لکھی گئی کہ اس میں آج تک کوئی غلطی نہیں پائی گئی۔

سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درخت جن سے آج کل کانی کوئلہ نکلتا ہے وہ سورج کی روشنی کے پیشتر کے تھے۔ چنانچہ ویسا ہی موسیٰ نے بھی بیان کیا ہے کہ نباتات سورج سے پیشتر بنائی گئیں۔ ملحد لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے خلقت کے بنانے میں صرف ۶ دن بیان کئے ہیں مگر لفظ "یوم" جس کا ترجمہ دن کیا گیا ہے اس کے معنے ایک زمانہ بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ سائنس بھی خلقت کے بنانے میں ۶ زمانے ضرور بتاتی ہے۔ جیسا کہ ایک نبی نے کہا ہے کہ خدا کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور جیسا کہ موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے کہ شام اور صبح پہلا دن ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج نہیں بلکہ تاریکی سے روشنی کی طرف موسیٰ اشارہ کرتا ہے۔

طوفان کی نسبت اکثروں کی رائے ہے کہ یہ غیر ممکن ہے کہ تمام دنیا میں آیا ہو لیکن موسیٰ کی کتاب میں جو لفظ تمام دنیا کے لئے آیا ہے اس کے معنے ایک ملک یا کسی مقرری حصے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس وقت آبادی مقرری حصہ میں تھی تمام دنیا میں نہ تھی۔ مثلاً لکھا ہے کہ تمام ملکوں کے لوگ مصر میں اناج خریدنے آئے لیکن یہ غیر ممکن ہے کہ تمام ملکوں کے لوگ اناج خریدنے کو آئے ہوں۔ البتہ اسی مقرری حصہ کے لوگ آئے ہونگے۔ بڑے بڑے ذی علم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا کے کلام اور سائنس میں کچھ بھی فرق نہیں۔ بلکہ ہو بہو ہو اس کے مطابق ہے۔ وہ قول سچ ہے کہ آسمان و زمین ٹل جاویں لیکن میرا کلام نہ ٹلیگا۔

مسیح کی تعلیم

بقیہ چودھواں باب

دنیا کی آخرت کی بابت

(۱) پہلے ہم آدمزاد کی زندگی کی بابت یہہ سیکھتے ہیں کہ وہ ناپائیدار اور بے ٹھکانے نہیں ہے۔ زندگی کا ایک مقصد ہے اور آخر میں ایک جلالی انجام بھی ہوگا۔ بدی اور نیکی کی سخت جنگ ختم ہو جائیگی اور راستی غالب آویگی۔ مسیح کی منادی کا بھاری مضمون خدا کی بادشاہت کی بابت تھا اور اس نے بار بار ضرور یہہ جتلایا کہ اگرچہ بادشاہت ہم میں اور ہمارے مسیح میں بیج کی طرح ہے اور لوگوں میں چھوٹی دکھائی دیتی ہے تو بھی ایک دن آئیگا کہ وہ کمالیت کو پہنچیگی۔ یہہ بادشاہت جسے ہم اب فضل کی بادشاہت کہتے ہیں اس وقت جلال کی بادشاہت ہو جائیگی۔ اس وقت ہمارے خداوند کی دعا کہ "تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے ویسی زمین پر بر آوے" پوری ہو جائیگی۔

(۲) دوسرے ہم سیکھتے ہیں کہ یہہ آئندہ جلال زمانہ بزمانہ کی آہستہ آہستہ ترقی اور بہتری سے حاصل نہیں ہوگا۔ بیشک اس آئندہ جلال کے آنے کی تیاری بہت سی باتوں میں ظاہر ہوتی ہے انجیل کا پھیلنا اور ترقی۔ چھاپنے کی ایجاد۔ اور تار اور ریل وغیرہ جن سے آدمی آمد و رفت اور کام میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح آدمزاد کی تواریخ میں بھی بھاری تبدیلیاں ہوتی ہیں کہ جن کی بابت ہم کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کا دن نزدیک آتا ہے۔ لیکن اس دن کا ظہور یکایک نہیں ہوگا۔ جب ابن آدم اپنے کو ظاہر کریگا وہ خدا کی بادشاہت کا بادشاہ ہے۔ یہہ بادشاہت اسی سے شروع ہوئی۔ وہ اس کا بانی اور بنیاد بھی تھا۔ اس میں وہ قدرت بھی ہے جس سے یہہ بادشاہت بڑھتی اور غالب ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں ساری مخلوقات کا بھی اختیار دیا گیا۔ متی ۲۸: ۱۸ کہ وہ سب کے سب اس کی بادشاہت کے تابعدار ہو جائیں گے اور مسیح کے ظہور پر سب باتیں پوری ہونگی۔

وہ سب دنیوی بادشاہت کے انتظام میں دخل دیکر اپنی بادشاہت پوری رونق اور کمالیت کے ساتھ قایم کریگا جس میں گناہ اور بدی بالکل مفقود ہونگے۔ متی ۱۳: ۴۱-۴۳ "ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں

اور بدکاروں کو اس کی بادشاہت میں سے چُن کر انہیں جلتے تنور میں ڈال دیں گے ... تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند نورانی ہونگے ؎

(۳) یہہ ماجرا نہ صرف اسی پشت سے تعلق رکھتا ہے جو اس کے آنے پر زندہ ہوگی بلکہ ہر ایک آدمزاد سے۔ ابن آدم کے آنے پر سب مُردے زندہ ہونگے اور سب کی عدالت ہوگی۔ یہہ دونوں بھاری انجام اکثر مسیح کی تعلیم میں بار بار "آخر" "اسی دن" کے نام سے ذکر ہوتے ہیں۔

مسیح اپنی تعلیم میں شروع سے آخر تک بتلاتا ہے کہ میں اس وقت کل بنی آدم کا منصف ہونگا جیسا یوحنا ۵: ۲۸: ۲۹ میں لکھا ہے کہ "وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں وہ سب جو قبروں میں ہیں اس کی آواز سنیں گے اور نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے لئے پھر متی ۱۶: ۲۷ "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا تب ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیگا۔"

پھر متی ۲۴: ۴۵ سے لیکر ۲۵: ۴۶ تک یہی پچھلی نبوتوں کی باتوں میں قیامت کا بیان ہماری آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے اور اگرچہ یہہ بیان تمثیل کی صورت میں ہے تو بھی صاف ظاہر ہے کہ اس دن کی عدالت کس طرح سے ہوگی۔

(۱) پہلے ہم سیکھتے ہیں کہ مسیح کس طرح سے کلیسیا کا انصاف کریگا۔ دو خادموں اور دس کنواریوں اور توڑوں کی تمثیلیں یقیناً مسیح کے خاص خادموں سے متعلق ہیں۔ ان تمثیلوں کی تعلیموں کا خلاصہ یہہ ہے کہ ان کی عدالت دو باتوں سے ہوگی۔

اوّل۔ چال وچلن۔ دوئم مسیح کے لئے ان کی خدمت۔ شاید ہماری عقل میں یہہ مناسب معلوم ہوگا کہ مسیح پر ایمان لانا خاص کسوٹی ہوگی۔ سو نہیں کیونکہ اس کی تعلیم صاف بتلاتی ہے کہ ایمان کے پھل جو چال اور کام سے ظاہر ہیں خاص ہمارے لئے انصاف کی کسوٹی ہوگی۔ پس یہہ عدالت ایسی بنیاد پر ہوگی کہ منصف کا انصاف ہر ایک کی مرضی کے موافق ہوگا۔ اور تمام انسان اس کو قبول کریں گے۔

پہلی تمثیل جو کہ متی ۲۴ کے آخر میں ہے کلیسیا کے خادموں کا بیان ہے اور اس سے آگے کی دوسری تمثیل میں کلیسیا کے عام ممبروں کا بیان۔ ان دونوں کا انصاف اُن کے چال وچلن پر موقوف ہوگا۔ اور چال وچلن کی کسوٹی ان تمثیلوں کے مطابق یوں ہے کہ وہ اپنے خداوند کی آمد پر اپنی خدمت میں مستعد اور مشغول ہیں۔ یہہ کسوٹی ان کی باطنی حالت کو ظاہر کریگی۔ اگر وہ اپنے خداوند کے دیر کر کے آنے سے دنیا کی خوشیوں میں پھنس گئے اور متوالے ہوگئے (متی ۲۴: ۴۹) یا جب اس کے جلدی آنے کی امید سبھوں کے دل سے اُٹھ گئی (متی ۲۵: ۵) اور وہ دنیا کے کاروبار میں ڈوب گئے اور الہٰی اور آیندہ زندگی کے واسطے بندوبست اور تیاری نہیں تو ان کے لئے سزا کا حکم ہوگا۔ ان کے گناہ کے لئے خوفناک سزا اور ان کی غفلت کے سبب سے باہر نکالا ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی روحانی خدمت میں ایماندار اور روحانی امیدوں میں پائیدار ہیں تو ان کو عجیب انعام اور اجر ملے گا (متی ۲۴: ۴۷) اور وہ ابدی خوشی میں عزت کے ساتھ شامل ہوں گے ؎

غزل

بشر لیے ہر شبہ کے میاں جو خیال ہے
سچ کہتے ہیں غضب کی صورت سوال ہے
لکنت ہے مثل موسیٰ کے میری زبان میں
مطلب کی بات کیسے کہوں کیا مجال ہے
کہتے ہیں صاف صاف یہہ مضمون آیار
عیسیٰ کا دل میں آ کے نکلنا محال ہے ؎
تیرے کرم کی آس ہے عالم کو اے مسیح
برگ درخت صورت دست سوال ہے
حافظ تو کہہ رہا ہے کہ خفتہ حرام ہے
حکم شرع سے اس کا بھی کھانا حلال ہے
آئینہ عیب بیں ہے عیب کس کا رفیق ہے
ہے منہ کا اور پشت کا کچھ اور حال ہے
اب آج کل تو درد ہی ہمدرد ہے مرا ؎
پوچھے ہے بار بار یہ کب تیرا حال ہے
مدت کے بعد جا کے کیا منہ دکھائیں گے
جانا یہاں سے یہہ بھی بڑا انفعال ہے
شرمندہ ہو کے جاتے ہیں منہ پر کفن کو ڈال
اے قبر تم کو بھی ندامت کمال ہے ؎
حمد و ثنا میں اس کے زبان اپنی گنگ ہے
سچ پوچھئے کہ جینا یہاں کا وبال ہے ؎
محشر کے روز یہہ کو مسیحا جب آئے گا ؎
خواہش نہیں ہے زر کی نہ درکار مال ہے
تعریف اپنی آپ حماقت کی بات ہے ؎
جوہر خود اس کے کہتے ہیں جو ذی کمال ہے
اے یار دوا آئیں آپ جو میری مزار پر ؎
کہنا مرا نہیں یہہ مسیح کا وصال ہے
فرزند کبریا جسے کہتے ہیں سب مسیح ؎

حالت حشر ہو وہ عدیم المثال ہو
علم عروض ہم سے تو فرسنگ دور ہو
کہتے ہیں کہنے والے یہ کیا بول چال ہو
ناداں سخن ہو دور کا کچھ ساتھ اپنے لے
اب آفتاب عمر سر بر زوال ہو ؛

راقم
نیاز مند امام مسیح

ایک فرنچ علمی مہم جناب ایم ۔ فلامن وسط افریقہ کے علاقہ انسالہ کے عربوں کو برابر مغلوب کر رہی ہے ۔ ۱۲ سو عربوں نے ۱۲ دسمبر کو حملہ کیا تھا مگر سفارت کے دیسی سپاہیوں نے ان کی گت وہ بنائی کہ یاد رکھیں گے ۔ ۱۰۵ قتل اور ۴۰ گرفتار کئے ۔ عرب پھر حملہ کرنے جاتے تھے لیکن صحرائی سپاہی وقت پر آ گئے تب باشندگان انسالہ نے اطاعت قبول کی ۔ مہم داخل شہر ہوئی ۔ بایں ہمہ ایم ۔ فلامن کے پاس مدد بھیجی گئی ۔ انسالہ ایک تجارتی منڈی ہے اب تک یہ علاقہ برائے نام مراکو کے ماتحت سمجھا جاتا تھا اب سوڈ لوگوں کی سازشیں بند کی جاویں گی ۔ اور صوبہ الجیریا کی غربی سرحد کو محفوظ کریں گے ؛

روس کی نظیر کو آگے رکھ کر فرنچ گورنمنٹ نے بھی بندوبست کر دیا ہے کہ ایک ملٹری اٹاشی کو جنوبی افریقہ کو بھیجیں کہ بوئروں کی طرف سے جنگ کی کاروائی کی پیروی کریں ۔ اس منصب کے لئے جنرل سٹاف کے کپتان دمبان صاحب مقرر کئے گئے ہیں ؛

پنجاب گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ دیسی سوار اور ملٹری محکموں کے عملوں کو گرانی غلہ کا الاؤنس بشرح ایک روپیہ یا ڈیڑھ روپیہ ماہوار مطابق نرخ غلہ جوالی کے عطا کیا جائے ؛

چھوٹا ناگپور کی جنگلی قوم منڈا کا فساد رفع دفع کر دیا گیا ۔ قریب ڈیڑھ سو آدمی قید کر کے رانچی جیل میں ڈالے گئے ۔ حکام نے سرغنوں اور سازش کے حالات دریافت کرتے ہیں ۔ فوج اور ملٹری پولیس فساد کے مقامات میں گشت لگا رہے ہیں ۔ سرغنوں کے نام وارنٹ جاری ہو گئے ان کی جائدادیں ضبط کی گئیں ۔ یقین ہے کہ اب مفسدان کو عقل آ جائیگی ؛

پیکن میں افواہ ہے کہ شہنشاہ نے اپنی مربی والدہ کے سلوک سے تنگ آ کر برٹش سفارت گاہ میں آنے کی کوشش کی تھی ۔ شہنشاہ بیگم نے اس کو موقوف کر کے ایک ۱۴ سالہ لڑکے کو بادشاہ بنا دیا اور آپ سرپرست ہو گئیں ۔ کہتے ہیں کہ چین میں صورت معاملات بہت نازک ہو رہی ہے اور وہ وقت بہت قریب آ گیا کہ یورپین طاقتیں مل کر کاروائی کریں ؛

وزیر ہند نے کلکتہ کی پولیس کے لئے اضافہ کی منظوری دے دی ۔ ۲۰۰ کنسٹبلوں کی ایک مسلح فوج معہ افسروں کے رکھی جائیگی ۔ پولیس کے سوار بجائے ۱۱ کے ۵۰ ہونگے اور اس کے علاوہ ۷۰ کنسٹبل اور بھرتی کئے جائیں گے ؛

ٹرنسوال گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ پریٹوریا میں امریکن کنسل کو برٹش نوابہ کا قائم مقام تسلیم نہیں کریں گے سبب یہ کہ وہ اپنے ملک میں کوئی برٹش قائم مقام رکھنا نہیں چاہتے ہیں ؛

لاہور میں دیوان چند صاحب نے ٹمپرنس سوسائٹی کے لئے کمر ہمت باندھ کر اپنے مکان پر ایک بڑا جلسہ کیا اور ٹمپرنس سوسائٹی قایم کی ۔ اس کے سکرٹری لالہ دھرم داس سوری اور پریذیڈنٹ رائے صاحب لچھمنداس ہوئے ہیں اور لوگوں پر خاطر خواہ اثر ڈالنے کیلئے ایک ڈراماٹک کلب بنایا ہے جس کے آنریری منیجر لالہ سنت رام ایم ۔ اے ۔ بنائے گئے ہیں

شیشے کے ریشے نکال کر شیشہ کا کپڑا تیار کیا گیا ہے ۔ یہ کپڑا صفائی اور ملائمت میں ریشم کی مانند اور چمک دمک میں مثل ہیرے کی ہے ۔ ریشے کسی ایسی ترکیب سے نکالے گئے ہیں کہ صاف اور چمکدار ہونے کے علاوہ نہایت پائدار بھی ۔ روس کے شہر ماسکو میں اس طرح جو کپڑا بنتا ہے وہ میلا ہو جانے پر آگ میں ڈالنے سے صاف ہو جاتا ہے ذرا دھبا نہیں رہتا ۔ یہ سفید سبز گلابی تیار ہو سکتا ہے ۔ اس کی پوشاکیں شام کے وقت پہننے کے لائق نہایت اچھی بنتی ہیں ۔ اسٹریلیا کے ایک باشندہ نے اس کپڑے کو بنا کر خوب روپیہ کمایا ؛

ان دنوں میں بارش کا ہونا نہایت مفید ہوا ۔ اس سے زمین مرطوب ہو گئی ۔ تو [illegible] کو محنت میں کچھ آرام ملا ۔ جو کچھ بویا گیا ہے اسکے ہو جانیکی خاطر خواہ امید ہو گئی ۔ بارش کی خبریں بہت جگہوں سے آئیں ۔ اس بارش کے ہونے سے چند روز صبح کے وقت اوس بھی خوب پڑے گی جس سے بہت کچھ فایدہ ہوگا ؛

اچھا اور سردار بزرگ گڈریا

اے ناظرین جب ہم گڈریا کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے سامنے غریب جانور بھیڑوں کا ریوڑ نظر آتا ہے۔ اکثر ہمارے گاؤں اور شہروں کے باہر بھیڑوں کے جھنڈ کے جھنڈ چرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور ہمارے ملک میں کثرت سے گڈریے ہیں اور ہر ایک آدمی ان کی حالت سے واقف ہے۔ کیا عجیب نظارہ معلوم ہوتا ہے جب گڈریا اپنی بھیڑوں کو باہر لے جاتا ہے اور آپ ان کے آگے آگے چلتا ہے اور جب بھیڑیں ہری ہری چراگاہ میں چرتی ہوں۔ اور ایک طرف دریا رواں ہو اور گڈریا بھیڑوں کو جوو بجود دیکھ کر خوش ہو رہا ہو اور جو دائیں بائیں ہو اس کو بلاتا ہو تو سچ اچھا گڈریا فوراً یاد آ جاتا ہے۔ گڈریے کے تین کام ہیں جن سے بھیڑوں کو آرام ملتا ہے۔ اوّل وہ ان کو چراگاہ میں جہاں گھاس بہت ہو لے جاوے اور دوئم وہ ان کو پانی کے چشموں کے پاس بٹھلاوے۔ سوئم وہ ان کو دشمن کے خطرے سے بچاوے تو بھیڑیں گڈریے سے ہر طرح آرام میں رہتی ہیں اور بھیڑوں پر فقط ایک بات ضروری ہے کہ وہ گڈریا کی فرمانبردار ہوویں اور اس کے حکم کے مطابق چلیں اور بھیڑوں سے گڈریا کو دو قسم کا فائدہ ہوتا ہے اوّل وہ پشم دیتی ہیں اور دوئم اس کے گلے کی بڑھتی ہوتی رہتی ہے۔ یعنے اس کا مال زیادہ ہوتا ہے ؛

پہاڑی گڈریے اکثر جب بھیڑوں کو چرانے کے لے جاتے ہیں بڑی ہوشیاری سے لے جاتے ہیں کیونکہ پہاڑوں میں بھیڑوں کو زیادہ خطرہ ہے۔ اس واسطے وہ دو دو تین تین مل کر جاتے ہیں اور اپنے پاس کسی نہ کسی قسم کا ہتھیار رکھتے ہیں اور بھیڑوں کو ہر خطرے سے کوشش کر کے بچاتے ہیں اور جب کوئی درندہ ملتا ہے تو جان توڑ کر مقابلہ کرتے ہیں۔

افسوس ہے ہمارے ملک کے گڈریوں پر کیونکہ جب وہ بھیڑوں کو باہر جنگل میں لے جاتے ہیں تو ان کا شغل واہیات باتوں میں ہوتا ہے یا تو وہ ہیر رانجھا یا سوہنی مہینوال یا سسی پنوں گاتے پھرتے ہیں۔ مگر جو گڈریے خدا پرست ہیں وہ اس وقت جب جنگل میں ہوتے ہیں خدا کی یاد کرتے ہیں۔ جیسے حضرت داؤد وہ بربط بجا کے خدا کی تعریف کیا کرتا تھا۔ کیونکہ گڈریوں کو بہت فرصت ملتی ہے اور وہ دنیا کے شور و غل سے علیحدہ ہوتے ہیں اس وقت خدا کی یاد خوب ہوتی ہے۔ اسی واسطے بعض پیغمبر پیشتر گڈریے تھے اور پھر خدا نے ان کو پیغمبری کے عہدہ پر سرفراز کیا۔ اب ہم اس جگہ دو نامی گڈریوں کا اور ایک سردار بزرگ گڈریے کا ذکر کرینگے ؛

اوّل موسیٰ گڈریا۔ حضرت موسیٰ اگرچہ سیاست کے زمانہ میں متولد ہوئے تھے اور خونریزی کے زمانہ میں دنیا میں آئے تھے تنگی اور مصیبت کے دنوں پیدا ہوئے تھے مگر انتظام الٰہی سے انہوں نے فرعون کے محلوں میں پرورش پائی اور تمام مصری تہذیب اور اخلاق انہوں نے فرعون کے دیوان خانے میں حاصل کی اور تمام مصری علوم میں تحصیل کی (اور موسیٰ نے مصریوں کی تمام حکمت میں تربیت پائی اور کلام اور کام میں صاحب اقتدار تھا۔ اعمال ۷: ۲۲۔

جب موسیٰ یہ سب حاصل کر چکا تو خدا نے اس کو ایک اور کام پر مقرر کیا۔ جس وقت موسیٰ نے ایک عبرانی کی حمایت کر کے ایک مصری کو مار کر ریت میں دبا دیا تھا اور پھر دوسرے دن دو عبرانی آپس میں لڑتے تھے موسیٰ نے ان کو سمجھایا کہ تم بھائی ہو۔ نزاع نہ کرو۔ مگر وہ بولے کس نے تم کو ہم پر قاضی یا حاکم مقرر کیا ہے۔ کیا تو اپنا کام کر کیا تو نے جس طرح کل اس مصری کو مارا ہمیں بھی مارنا چاہتا ہے۔ موسیٰ یہ کلام سنتے ہی بھاگا وہ پھر فرعون کے محلوں میں نہ گیا اور نہ آپ نے کوئی چیز لی مگر اس پر ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ بھاگا بھاگا مدیان میں پہنچ گیا اور وہاں ایک سردار یترو نے موسیٰ کو اپنی بھیڑوں پر نگہبان مقرر کیا موسیٰ بھیڑیں چرایا کرتا تھا۔ دیکھو وہی موسیٰ جو کبھی پیدل نہیں چلتا تھا اب پہاڑوں میں بھیڑوں کے پیچھے ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے وہی موسیٰ جو بادشاہی محلوں میں رہتا تھا اب جنگل اور پہاڑوں میں دھوپ اور پیاس میں بھیڑوں کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے وہی موسیٰ جو بادشاہی میز پر کھانا کھاتا تھا اب درختوں کے پھل پتھروں پر بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اب دیکھو موسیٰ بادشاہی سے غریب حالت میں پہنچا ہے اس میں خدا کا انتظام تھا۔ خدا موسیٰ کو سبق سکھاتا تھا گویا موسیٰ بھیڑوں کے چرانے سے تجربہ کرتا تھا کہ خدا کی قوم بنی اسرائیل کو کس طرح چرانا ہے۔ بھیڑوں کی ضرورتوں سے واقف ہونا موسیٰ کو نہایت ضروری تھا کیونکہ اس نے ایک قوم کو چرانا تھا۔ جب موسیٰ اس کام میں تجربہ کار ہو گیا اور خدا کے سبق خوب یاد کر لئے تو خداوند خدا اس کو کوہ حورب پر آگ کی جلتی ہوئی جھاڑی میں دکھائی دیا اور موسیٰ اس حالت کو دریافت کرنے کے واسطے نزدیک گیا خدا نے موسیٰ کو کہا کہ اپنی جوتی اپنے پاؤں سے اتار اور نزدیک آ۔ جب موسیٰ ساری دنیا کو اور اپنے دل کی ہر ایک بات کو بھول کر اس جلتی ہوئی جھاڑی کے نزدیک گیا خدا نے کہا کہ جا میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں کہ میری قوم بنی اسرائیل کو نکال لا۔ موسیٰ نے اس وقت خداوند کے آگے اس کام میں عذر کیا حالانکہ خدا نے اسکو

خوب سبق پڑھائے تھے مگر تس پر بھی موسیٰ عذر کرتا ہے۔ موسیٰ اس وقت اپنی حالت پر غور کر رہا تھا کہ میں ناچیز ہوں اور میں غریب ہوں میں ناطاقت ہوں میری زبان میں فصاحت نہیں ہے اور میں تنہا ہوں موسیٰ ہر طرح سے خدا کے آگے اپنی عاجزی بیان کرتا۔ مگر خدا اس کو کہتا ہے جا میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے تو اسی سے سب کام کریگا اس بات کو یاد رکھیے کہ موسیٰ کے ہاتھ میں لاٹھی ہے جو اس کے چرواہی کی تھی۔ موسیٰ لاٹھی کو لیکر مصر کی طرف روانہ ہوا اور بنی اسرائیل کو اسی عصا سے خوشخبری دی کہ تمہاری خلاصی ہونے والی ہے۔ اور موسیٰ لاٹھی کو ہاتھ میں لیکر فرعون کے دربار میں گیا اور لاٹھی سے کہا کہ تو اسرائیل کو یہاں سے جانے دے۔ جب فرعون نے نہ مانا تو موسیٰ نے اسی لاٹھی سے سانپ بنایا جو سب کے سانپوں کو نگل گیا۔ موسیٰ نے اسی لاٹھی سے ملک مصر پر دس آفتیں نازل کیں اور اسی لاٹھی سے موسیٰ نے ملک مصر کو برباد کیا۔ یہ وہ لاٹھی تھی جسے موسیٰ نے دریائے قلزم کو دو حصہ کر دیا اور بنی اسرائیل کو پار لے گیا اور جب مصری نکلنے لگے تو اسی عصا سے موسیٰ نے دریا کو برابر کر دیا اور تمام مصری افواج کو ہلاک کیا اور موسیٰ اسی عصا سے بنی اسرائیل کو بھیڑوں کی مانند چالیس برس تک بیابان میں چراتا رہا۔ — غرض کہ اسی عصا کو موسیٰ نے یقین سے چٹان پر دو دفعہ مارا اور بنی اسرائیل کو راحت دی لاکھوں نے پانی پیا۔ اب ہم نے دیکھا کہ موسیٰ صرف گڈریا تھا جو کچھ کرتی تھی لاٹھی کرتی تھی سو اول گڈریا موسیٰ ہے۔

اب ہم اس بات پر غور کریں کہ لاٹھی کیا تھی یہ لاٹھی شریعت کا نشان تھی۔ کیونکہ جب موسیٰ کی لاٹھی کمزور ہونے لگی تو خدا نے اپنی لاٹھی یعنے شریعت موسیٰ کو دی تاکہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل پر حکمرانی کرے اسی واسطے عہد کے صندوق میں شریعت اور موسیٰ کا عصا با حفاظت رکھا رہتا تھا جو اس بات کا نشان تھا کہ اب خدائی لاٹھی بنی اسرائیل پر ہے کیونکہ جو کام موسیٰ کے عصا نے کئے وہی کام بعد ازاں موسیٰ کی شریعت کرتی رہی کیونکہ موسیٰ کا عصا کمزور ہونے سے بادشاہیں مغلوب ہو جاتی تھیں اور بعد ازاں شریعت پر عمل کرنے سے اور خدا کے حکموں کو ماننے سے بادشاہیں مغلوب ہوتی تھیں۔ سو موسیٰ کا عصا شریعت کی صریح نشانی ہے۔ موسیٰ کی لاٹھی کی بابت دریافت کرنے کے لئے خروج کی کتاب کو پڑھنا چاہئے اور شریعت یعنے خدا کی لاٹھی کی بابت احبار کی کتاب میں دیکھنا چاہئے۔ یاد رکھنا لاٹھی قہر و غضب کا سبب تھی اور شریعت بھی غضب کا سبب تھی ؛

دویم داؤد گڈریا۔ داؤد اگرچہ غریب آدمی کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور اپنے بھائیوں سے سب سے چھوٹا تھا۔ مگر انتظام الٰہی اس میں بھی نظر آتا ہے داؤد اپنے باپ یسّی کی بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا داؤد چونکہ شریعت کے زمانہ میں ہوا اس واسطے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ہاتھ میں بجائے عصا کے باجا ہے اگرچہ عصا داؤد کے ہاتھ میں تھا مگر وہ استعمال میں نہیں آتا تھا داؤد بھیڑیں چراتا ہوا جنگل میں بربط بجا کے خدا کی تعریف بلکہ شریعت کی تعریف کیا کرتا تھا اور بھیڑیں باجے کی آواز سے دور نہ جاتی تھیں گویا باجے پرست ہیں ؛

داؤد جب گڈریا تھا اس وقت کے تین کام بڑے مشہور ہیں۔ اوّل شیر ببر کی ڈاڑھیں پکڑ کر چیر ڈالا اور ایک ریچھ کو مارا اور ایک جولیات فلستی کو یہ تین کام کسی بڑی بات کی نشانی تھے شیر ببر شیطان سے تشبیہ ہے کہ شیطان شیر ببر کی مانند ڈھونڈتا پھرتا ہے اور ریچھ بال کی تشبیہ تھی اور جولیات نے بتوں کی تشبیہ تھی۔ یہ تینوں بات کا خلاصہ مسیح میں ہے کہ اس نے ان تینوں پر فتح پائی ہے۔

داؤد کو جب تجربہ ہو گیا کہ بھیڑوں کا خوب احوال معلوم ہوا۔ تب انتظام الٰہی اس کو ایک اور درجہ پر لایا کہ اب داؤد بادشاہ ہو گیا ہے اور جب داؤد بادشاہ ہو گیا تو وہ شریعت کو بہت راضی رکھنا چاہتا تھا اور خوب تفسیر بیان کرتا تھا اس کو خوب حوصلہ ہو گیا تھا کہ اب میں بادشاہ ہوں۔ اب مجھے فلستی جولیات کا اور اس کی مانند کئی جولیات ہوں مجھے کیا ڈر ہے۔ جب خدا ساتھ ہے اور خدا نے یہ سبق سکھایا تھا کہ جب تو بادشاہ ہو تو بہت کئی فلستی بنی اسرائیل پر چڑھ آویں گے اور میرے نام پر کفر بکیں گے تو ان سے میری قوم بنی اسرائیل کو بچانا اور ان کو شریعت کی طرف رجوع رکھنا ؛

جب داؤد بادشاہ ہو گیا تو اس سے عمداً گناہ ہوا۔ اوریاہ کو مروا کر اسکی بیوی کو آپ نے لیا۔ اس واسطے حضرت ناتن نبی کی معرفت داؤد کو تنبیہ دی اور یاد دلاتا ہے۔ جیسے لکھا ہے۔ سو اب تو میرے بندے داؤد کو کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے بھیڑ سالے میں سے جہاں تو بھیڑیں چراتا تھا لے کے اپنی قوم اسرائیل کا حاکم کیا اور میں جہاں جہاں تو گیا تیرے ساتھ رہا اور تیرے سارے دشمنوں کو تیرے سامنے سے کاٹ ڈالا اور میں نے ان لوگوں کی مانند جن کا نام دنیا میں بڑا ہے تیرا نام بڑا کیا۔ ۲ سموایل ۷: ۸-۹ اس سے خدا کا یہ مطلب تھا کہ داؤد اپنی حالت کو یاد کر کے اس گناہ سے پچھتاوے اور توبہ کرے۔ چنانچہ داؤد نے ایسا ہی کیا اور ایک جگہ داؤد اپنی بابت آپ کہتا ہے ؛

بقیہ

وسط ایشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونے پر اعتراضات کا جواب

لیکن اس کو اسور کہنے کی اور ہی وجہ ہے کیونکہ یہ اہل فارس اور اہل ہنود دونوں کا عام دشمن ہے۔ اس لئے دیوتاؤں کے مخالف اہل فارس کے لئے جس معنے میں ویدک رشیوں نے اسور لفظ کو استعمال کیا ہے ورتر کے لئے اس معنے میں نہیں استعمال ہو سکتا۔ ورتر جس حال کہ اہل ہنود اور اہل فارس دونوں کا دشمن ہے اور پھر بھی اسُر ہے تو وہ اُن کا عام دشمن اسیریہ کا ہوگا۔ اور اسیریہ کا رہنے والا ہونے کے سبب وید میں اسُر نام سے ملقب ہوا۔ اسیریوں کے ساتھ وسط ایشیا کی آریہ قوم کی جنگ و جدل کا ذکر زند اوستہ اور قدیم تواریخوں میں ملتا ہے۔ پس اہل ہنود کے اجداد نے اندر کی پیشوائی میں ورتر کے ساتھ جو لڑائی کی سو ان کو اسیریہ کے کنارے پر لے پہنچاتی ہے۔

دوئم۔ رگوید منڈل ۱۔ اسکت ۳۲۔ ۱۰ میں سویہ نے ایک راجہ رشی اندر کی ستائش کر رہا ہے۔ وہ اس سے یوں مدد مانگ رہا ہے کہ وہ پانی جو نیچے کو آتا ہے تو ہی اُسے کھول دے اور ورتر کو مار ڈال۔ پچھلے زمانہ میں خورس بادشاہ نے جس طرح بابل پر حملہ کرتے وقت دریائے فرات کے پانی کو دوسری طرف پھیر دیا تھا گمان غالب ہے کہ ورتر نے بھی اسی ہی طرح کسی دریا کا پانی کسی دوسری طرف پھیر دیا ہوگا سو پانی نیچے نہیں آتا ہوگا۔ اسی لئے سوداس راجہ دعا کر رہا ہے کہ "وہ پانی جو نیچے آتا ہے تو ہی اسے کھول دے اور ورتر کو مار ڈال"۔ اندر نے ورتر کو مار کر اس پانی کو کھول دیا تھا اغلب ہو کر سوداس راجہ کا دارالسلطنت اس ہی دریا کے کنارے پر تھا۔ اس دریا کا نام رگوید ۷۔ ۱۸۔ ۵ میں پروشنی کہا گیا ہے۔ یہہ دریائے فرات معتمد گرد ۷۔ ۱۸۔ ۶ میں سوداس راجہ کے دشمنوں میں ترتش راجہ کا نام ملتا ہے۔ یہہ ترتش راجہ اسیریہ کے حروف تہجی وار کا جیسو نام بادشاہ تھا۔ رگوید ۷۔ ۱۸۔ ۱۹ میں دشمنوں کا شہر آوج کا ذکر ہے۔ یہہ شہر اسیریہ حروف تہجی وار کے اوج نام شخص سے تعلق رکھتا ہوگا۔ ۷۔ ۱۸۔ ۱۲ کا تبش اسیریہ کے تبسو نام شہر کا راجہ ہوگا۔ ۷۔ ۱۸۔ ۲۰ کے خیالاں کا بیٹا دیوک اسیریہ کا دبگو نام شہر کا راجہ ہوگا۔ ۷۔ ۱۸۔ ۲۰ کا شمبر جسے ۴۔ ۳۰۔ ۱۴ میں کلی ترکی اولاد کہا گیا۔ اسیریہ کا کیلی ترو کی اولاد ہوگا۔ ۷۔ ۱۸۔ ۱۹ کا جمنا نام شخص اسیریہ کا جمنی ہوگا۔ ورتر کے مارنے کے بعد سوداس راجہ کے ان دشمنوں کو اندر نے ملا تھا۔ سوداس راجہ کے باقی دشمن بھی جن کا ذکر اس موقعہ پر رگوید میں ہے وہ بھی اسیرین ہوں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ پس ورتر کی کہانی اور اس کے متعلق واردات اور اشخاص کے بیانات ہندو آریہ کے اجداد کو اسیریہ کے کنارے پر اُترتے ہوئے دکھا رہے ہیں۔

۳۔ رگوید میں ایک قصہ ہے کہ اندر بال نامے ایک اسُر کی گُفا سے دیوتاؤں کی گائے چھڑا کر لایا۔ اس قصہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہندو آریہ کے اجداد ایشیا میں سکونت پذیر تھے۔ بال نام اسُر کے پنی نام افسروں نے اندر کے گروہ پرستی کی گایوں کو چرا کر ایک گُفا میں چھپا رکھا تھا۔ اُن گایوں کو تلاش کرنے کے لئے دیوتاؤں کی طرف سے سرما نام ایک آسمانی کتیا بھیجی گئی۔ سرما کتیا ایک بڑا دریا عبور کر کے بال اسُر کے شہر میں پہنچی اور گایوں کو دیکھ لیا۔ بعد ازاں پونیس نام افسروں کے ساتھ سرما کی بڑی بحث ہوئی۔ جس کا ذکر رگوید منڈل ۱۰۔ اسکت ۱۰۸ میں مندرج ہے۔ بعد ازاں اندر جا کر گایوں کو نکال لایا۔

(ل) یورپ کے بعض ویدک عالموں کا خیال یہہ ہے کہ اس سرما کی کہانی سے ملک اشوا ہومر کی بڑوا اس کی بڑی کہانی تحریر ہوئی ہے۔ رگوید کے سرما یونانی ہلینا۔ پونیس کا تعلق پلو۔ یونانی الیم۔ پونیس یونانی پاس۔ رگوید کا برلسیائی۔ یونانی برسیس وغیرہ۔ وہ جو اس ویدک کہانی کو محض ایک تمثیل تصور کرتے ہیں۔ ان کی تفسیر یہہ ہے۔ دیوتاؤں کی گائے سے مراد سورج کی کرن یا کرنوں سے رنگے ہوئے بادل۔ تاریکی نے انہیں چرا لیا ہے۔ سرما سے مراد یہہ کتیا جس طرح بو سونگھ کر پیچھا کرتی ہے۔ پیچھا اسی طرح ادھر ادھر بولتی پھرتی ہے۔

سرما نے یہہ جب خبر لیکر واپس آئی روشنی کا دیوتا اندر ظاہر ہو کر تاریکی کے ساتھ لڑا۔ اور تاریکی کے مقام سے دیوتاؤں کی گایوں سورج کی کرنوں یا رنگین بادلوں کو نکال لایا۔ اگر اس قصہ کو محض تمثیل ہی قرار دیا جائے اور اس تمثیل ہی سے ٹروئس کی لڑائی کی کہانی ایجاد شدہ مانی جائے تو بھی ہم کو کہنا پڑے گا کہ اہل ہنود اور اہل یونان کے آپس میں جدا ہونے کے پہلے ہی یہہ تمثیل وسط ایشیا کے آبائی وطن میں موجود تھی۔

(ب)۔ ہم نے جس طرح ورتر کی کہانی کے بارے میں بیان کیا ہے اس ہی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی بھی تواریخی بنیاد ہے۔

واقعات اور آرائیں

ہندو فیلسوفی اور پنڈتہ راماں بائی

ہر زمانے میں یہہ دستور رہا ہے کہ جہاں کہیں انجیل کے مبشروں نے جا کر انجیل کی منادی کی۔ اور لوگوں نے انجیل کی روشنی میں اپنے موجودہ مذاہب کی خرابیوں کو پہچانا تو بجائے اس کے کہ ان کو مان کے ان سے دست بردار ہوں۔ اپنی قدیم مذہبی کتابوں کی ایسی تفسیر کرنی شروع کی کہ جس سے ظاہر ہو کہ یہہ خرابیاں ان کتابوں کے باعث سے نہیں ہیں۔ ایسا ہی حال اس ملک کے تعلیم یافتہ گروہوں اور لوگوں کا ہو رہا ہے ۔

پچھلے دنوں میں سوامی وویکانند نے ہندو فیلسوفی کو جس قسم کا لباس پہنا کر امریکہ کے لوگوں کے سامنے پیش کیا وہ بعضوں کے لئے لبھانیوالی فیلسوفی معلوم ہوئی۔ پچھلے مارچ میں پنڈتہ راماں بائی نے امریکہ جا کر بتلایا کہ مجھے یہہ معلوم کر کے کہ امریکہ کی عورتیں ہندو فیلسوفی کو مطالعہ کرتی اور قبول کرتی جاتی ہیں بہت افسوس ہوا۔ میں اس فیلسوفی کے اثر میں ہی پیدا ہوئی اور میں نے اس کی تعلیم بھی بخوبی حاصل کر کے پنڈتہ کی ڈگری پائی میں بخوبی ان کی کتابوں اور اس اثر سے جو اس نے لوگوں پر کیا ہے واقف ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اس فیلسوفی کا بالکل زوال ہو جائے۔ اس فیلسوفی کے مطالعہ کے لئے بہتر یہہ ہو کہ آپ ہندوستان میں جا کر دیکھیں کہ اس نے وہاں کے لوگوں پر کیا اثر کیا ہے اور اس کو اصلی زبان میں پڑھنا چاہئے۔ ان ترجموں کو جن میں سے ہر طرح کی خراب باتیں نکال جاتی ہیں روشنی میں ظاہر کی جاتی ہیں پڑھنا اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اصل ان سے بالکل الگ چیز ہے۔ جن کے ترجموں میں آپ ایسی خوبیاں بتلاتے ہیں میں نے ان کو اصل زبان میں مطالعہ کیا ہے کاش کہ مجھ کو ان میں اپنے لوگوں کی اچھی اور اعلیٰ باتیں مل سکتیں۔ افسوس کہ میں نے ان میں سوائے بڑے بڑے لفظوں کے اور کچھ نہیں پایا ۔

پنڈتہ نے اس فیلسوفی کے نتیجوں کا اس طرح سے ذکر کیا کہ اس کے مطابق تمام برہمانڈ محض بھرم ہی بھرم ہے۔ تم کو خیال کرنا ہے کہ یہہ ہے ہی نہیں۔ تم بھی نہیں ہو میں بھی نہیں ہوں۔ جب اس کو محسوس کر سکو تو یہہ فیلسوفی ہے۔ کیا تم اس کو محسوس کر سکتے ہو؟ کسی زمانے میں ایک بڑی ہستی تھی جس کو برہما کہتے ہیں۔ اس شخص میں شخصیت بالکل نہیں تھی بلکہ وہ ہوا کی مانند تھا آنند اور گیان سے بھرپور۔ کیا تم ہوا کا آنند اور گیان سے بھرپور ہونے کا خیال کر سکتے ہو؟ اس میں بدی نہیں ہے۔ یہہ نہ کچھ کہا جاتا ہے اور نہ کسی کو اپنے نزدیک رکھتا ہے اس واسطے کسی چیز کو نہیں سمجھتا۔ تب ایک اور ہستی اس کی مانند ہوئی اور اس میں سوائے تاریکی کے اور کچھ نہیں تھا۔ یہہ سب کچھ بھرم تھا۔ اب اس ہوا نے تاریکی دا گیان کے ساتھ مل کر شخصیت کو حاصل کیا۔ یہہ نر اور مادہ بنا اور اس سے سب چیزیں بنیں۔ اب اس کا نتیجہ یہہ ہے کہ ساری چیزیں محض بھرم ہی ہیں ۔

ہم اپنے ہندو ہم وطنوں سے التماس کرتے ہیں کہ کب تک وہ اس قسم کی واہیات باتوں کے پیچھے پڑ کر اپنی قیمتی جانوں کو برباد کرتے رہیں گے کاش کہ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور وہ اس فیلسوفی کی بیوقوفیوں کو پہچان کر خدا کے زندگی بخش کلام کی طرف پنڈتہ راماں بائی کی طرح راغب ہو دیں ۔

لطیفہ

الف۔ میں نے سنا ہے کہ تم اب تناسخ کو نہیں مانتے ہو؟

ب۔ جی ہاں۔

الف۔ کیوں؟ کیا تم رشیوں منیوں کے مسئلہ مسلمہ کو گواہی کی بنا پر تسلیم نہیں کر سکتے؟

ب۔ جناب تناسخ کو مان کر میں کچھ کھاؤں بھی؟

الف۔ خوب تناسخ آپ کو کچھ کھانے سے کب اور کیونکر منع کرتا ہے؟

ب۔ اناج۔ ساگ پات۔ پھل پھول ہی میری خوراک ہے اور آپ ہی فرمایا کرتے ہیں کہ ان سب میں بھی روح اپنے کرموں کا پھل بھوگنے آتی ہے۔ اگر میں اس پر یقین کروں تو اس حساب سے میں ہر روز ہزارہا روحوں کا قاتل ٹھہرتا ہوں۔ اب یا تو میں ہوا کھایا کروں اور اگر دال روٹی کھانی ہو تو تناسخ کو غلط سمجھوں ۔

الف۔ مگر نباتات میں روح ایسی حالت میں ہوتی ہے کہ وہ دکھ سکھ کچھ محسوس نہیں کرتی ۔

ب۔ سکھ دکھ محسوس کرنے کی حالت میں کسی روح کے خارجی وجود کو کاٹ کر کھا لینے کی وجہ معقول معلوم نہیں ہوتی۔ اس طرح پر تو بکروں وغیرہ حیوانات کو بھی اگر کلوروفارم سنگھا کر ذبح کیا جاوے تو وہ کچھ دکھ معلوم نہیں کر سکتے۔ کیا آپ حیوانوں کو بھی اس طریق سے مار کر کھانے کی اجازت دیتے ہیں؟

الف۔ اچھا بابا تم تناسخ کو نہ مانو مگر اس لوگی منطق کے ذریعہ گوشت کھانا جائز نہ ٹھہراؤ۔ بہر حال

نوٹس

نئے سال کے بہت دن گذر گئے ہیں لیکن بہتیرے معزز اور دیانت دار خریداران نور افشاں نے ابتک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں۔ تاکہ وی پی بھیجنے کی نوبت نہ پہنچے ؛

المشتہر
مہتمم نور افشاں

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ مگر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز ارسال کسی خریدار کو بغیر قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

المشتہر
مہتمم نور افشاں

کتاب تواریخ المسیح کا ساتواں حصہ

جس میں خداوند کی صلیبی موت اور جی اٹھنے کا بلکہ صعود اور پنتکوست کا بھی ذکر ہے۔ میں لکھ چکا بلکہ چھپ بھی گیا اور بالکل تیار ہے ۲۰۰ صفحے ہیں عمدہ کاغذ اور عمدہ خط ہے قیمت مع محصول ڈاک ۱۰ آنہ پائی ہے۔ جس کا جی چاہے میری طرف قیمت بھیجکے منگوا لے۔

میں چاہتا ہوں کہ چرچ آف انگلینڈ کے کارندوں کو معلوم ہو جائے کہ لینٹ کے ایام نزدیک ہیں اور اس کتاب سے ان کو ان ایام میں بہت مدد ملیگی۔ بلکہ ہر سال ایام لینٹ میں جبکہ وہ خداوند مسیح کے دکھوں پر فکر کرتے ہیں ان کو مدد ملا کریگی ؛

اس تواریخ کے دو پہلے حصے مدت ہوئی کہ چھپ چکے ہیں۔ لیکن درمیانی ۴ حصے اب تک تیار نہیں ہوئے ان کو ملتوی کر کے میں نے پہلے یہہ ساتواں حصہ نکالا ہے کیونکہ اس کی مجھے بہت ضرورت نظر آتی تھی۔ انشاء اللہ درمیانی چار حصے بھی وقت پر نکلیں گے۔ پھر یہہ کتاب پوری ہو جائیگی فقط۔

الراقم۔ عماد الدین لاہز

رسید زر

مس جے ای پیل صاحب۔ علیگڈھ — عہ
مسٹر جیونت سنگھ صاحب کوگڑھ — ہے
ایضاً — بابت چندہ چرچ مشنری — عہ
مسٹر ہوایل ملبری صاحب۔ بنگل — عہ
اخوند عبدالرشید خاں صاحب۔ پشاور — ہے
مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ ہیوڈ صاحب — ہے
پادری بی۔ ہی۔ رحیم علی صاحب۔ جھال پور جٹاں — عہ
مسٹر لعذر مسیح صاحب معرفت پادری بی۔ پی۔ بنت ٹکانیہ لو — عہ
مسٹر برائٹس صاحب معرفت ایضاً — عہ
مس کوس صاحب پھول بابت پرچہ سنڈے سکول — عہ
مسٹر ای۔ جے۔ یوسف عظیم الدین صاحب — عہ
مسٹر بی۔ مشیاس صاحب جین پوری — ہے
پادری مسیح جیون صاحب۔ سیالکوٹ — عہ
مسٹر عظیم الدین صاحب۔ ڈیرہ اسمعیل خاں — عہ
پادری جے۔ سی۔ آر۔ یونگ صاحب۔ لاہور — ہے
مسٹر تلسی رام صاحب۔ مظفر نگر — عہ
مسٹر کے۔ ڈی۔ سی۔ بیجی صاحب — ہے
ملک روشن زمان صاحب۔ چونیاں — عہ
پادری ایچ۔ کارلین صاحب۔ رہتک — ہے
پادری ٹی۔ ایل۔ کورڈل صاحب۔ بٹالہ — ہے
مسٹر فیلیوس صاحب بادرچی۔ کوئٹہ — عہ
مسٹر الیعزر صاحب ڈیہوٹ کسولی — عہ
مسٹر جیمس جارڈن صاحب — عہ
پادری اے۔ پی۔ کیلسو صاحب۔ سہارنپور — ہے
مسٹر جیمس ڈیوڈ صاحب۔ بنوں — عہ
بابو اے۔ تھمن صاحب۔ ٹونڈلہ — عہ
ڈاکٹر جے۔ بجمین صاحب۔ چنیہ — ہے
مسٹر جے۔ گرنیلس صاحب۔ باندہ — عہ
مسٹر ایس۔ بجمین صاحب معرفت ایڈورڈس آباد — عہ
مسٹر جوزف کر صاحب۔ ڈیرہ دون — ہے
پادری جے۔ اے۔ کور معرفت پادری ایچ۔ جی۔ گرے صاحب لائلپور — عہ
منشی کے۔ ایم۔ طالب صاحب — عہ
پادری ایم۔ ایس۔ باول صاحب۔ کلارک آباد — عہ
تحصیلدار صاحب سیبی۔ بابت اشتہار — عہ
مسٹر ایس۔ مارکس صاحب معرفت بالمپور — ہے
مس ایس۔ ہیرس صاحب۔ فیض آباد — عہ
مس۔ ایم۔ اے۔ بیرڈ صاحب — ہے
مسٹر ڈبلیو۔ ای۔ گورڈن صاحب بلاسپور سی پی — عہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اول شہرت سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اول شہرت مع انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک مع انگریزی ضمیمہ	ہے
قیمت دو کاپیوں کی جس سے ایک ہی شخص کے نام مع محصول ڈاک مع انگریزی ضمیمہ ہو	ہے
ضمیمہ تنہا	[illegible]